Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز اتوار

خطبہ نمبر

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۱/۲۶	۲۰ ذوالحجہ ۱۳۹۱ھ ، ۶ تبلیغ ۱۳۵۱ ہش ، ۶ فروری ۱۹۷۲ء	نمبر ۳۰

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۵ تبلیغ ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۵ تبلیغ کی رپورٹ مظہر ہے کہ :۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعا کرتے رہیں اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت سے رکھے اور ہر لحہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے ۔ آمین ——— حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی طبیعت پہلے کی نسبت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے البتہ کمزوری ابھی باقی ہے ۔ احباب کرام کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں ۔

ربوہ ۔ ۵ تبلیغ ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت اب بہتر ہے ۔ تاہم ابھی پوری طرح بحال نہیں ہوئی ۔

احباب جماعت توجہ کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو اپنے فضل سے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے ۔ آمین

کل ۴ تبلیغ کو مسجد مبارک ربوہ میں خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھا اور نماز جمعہ پڑھائی ۔

خطبہ جمعہ میں حضور نے قرآن مجید کی سورۃ کہف ، اور سورۂ بنی اسرائیل کی چند آیات تلاوت کرنے کے بعد ان کی پُر معارف تفسیر بیان فرمائی اور بتایا کہ ان میں اللہ تعالیٰ نے یہ نصیحت کی ہے کہ انسان کو اس نے جو قوتیں اور صلاحیتیں دی ہیں ان کے نشوونما کو کمال تک پہنچانے کے لئے ان تھک محنت اور جدوجہد نہایت ضروری ہے ۔ اس لئے ہر احمدی کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی جسمانی ، ذہنی ، اخلاقی اور روحانی قوتوں کو نشوونما دینے کے لئے انتہائی محنت سے کام لے تاکہ اس دنیا میں بھی اور پھر اُخروی زندگی میں بھی اس کے بہترین نتائج نکلیں اور اللہ تعالیٰ کے ان بہترین انعاموں کے ہم وارث بنیں جو صرف انہی لوگوں کو ملتے ہیں جو اپنی جدوجہد کو کمال تک پہنچا دیتے ہیں ۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اگر تم خالص خدا ہی کے ہو جاؤ گے تو خدا تمہاری خاص حفاظت کریگا

خدا کیلئے خاص ہونا یہی ہے کہ نفس بالکل چکنا چور ہو جائے اُس کا کچھ بھی باقی نہ رہے

"خدا تعالیٰ پر سچا یقین رکھو اور بدظنی نہ کرو ۔ جب (النساء) کی بدبختی سے خدا پر بدظنی ہوتی ہے تو پھر نہ نماز درست ہوتی ہے نہ روزہ نہ صدقات ، بدظنی ایمان کے درخت کو نشوونما ہونے نہیں دیتی ۔ بلکہ ایمان کا درخت یقین سے بڑھتا ہے ۔ ....

ہر مومن کا یہی حال ہوتا ہے ۔ اگر وہ اخلاص اور وفاداری سے اُس کا ہو جاتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کا ولی بنتا ہے ۔ لیکن اگر ایمان کی عمارت بوسیدہ ہے تو پھر بے شک خطرہ ہوتا ہے ۔ ہم کسی کے دل کا حال تو جانتے ہی نہیں ۔ سینہ کا علم تو خدا کو ہی ہے مگر انسان اپنی خیانت سے پکڑا جاتا ہے ۔ اگر خدا تعالیٰ سے معاملہ صاف نہیں تو پھر بیعت فائدہ دیگی نہ کچھ اور ۔ لیکن جب خالص خدا ہی کا ہو جاوے تو خدا تعالیٰ اسکی خاص حفاظت کرتا ہے ۔ اگرچہ وہ سب کا خدا ہے ۔ مگر جو اپنے آپکو خاص کرتے ہیں اُن پر خاص تجلّی کرتا ہے اور خدا کیلئے خاص ہونا یہی ہے کہ نفس بالکل چکنا چور ہو کر اس کا کوئی ریزہ باقی نہ رہ جائے ۔ اسلئے میں بار بار اپنی جماعت کو کہتا ہوں کہ بیعت پر ہرگز ناز نہ کرو ۔ اگر دل پاک نہیں ہے تو ہاتھ پر ہاتھ رکھنا کیا فائدہ دیگا ۔ جب دل دُور ہے ، جب دل اور زبان میں اتفاق نہیں اور میرے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر منافقانہ اقرار کرتے ہیں تو یاد رکھو ایسے شخص کو دوہرا عذاب ہوگا مگر جو سچّا اقرار کرتا ہے اُسکے بڑے بڑے گناہ بخشے جاتے ہیں اور اُسکو ایک نئی زندگی ملتی ہے ۔ میں تو زبان ہی سے کہتا ہوں دل میں ڈالنا خدا کا کام ہے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھانے میں کیا کسر باقی رکھی تھی ؟ مگر ابوجہل اور اسکے امثال نہ سمجھے ۔

.... حقیقت میں تو معلم اور واعظ کا اتنا ہی فرض ہے کہ وہ بتا دیوے ۔ دل کی کھڑکی تو خدا کے فضل سے کھلتی ہے ۔" (ملفوظات جلد پنجم صٹ)

جماعتِ احمدیہ کی ایک اہم ذمہ داری

احمدی جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا :۔

"اپنی انتہائی کوشش کریں کہ جماعت کا ایک فرد بھی ایسا نہ رہے ، نہ بڑا نہ چھوٹا ، نہ مرد نہ عورت ، نہ جوان نہ بچہ کہ جسے قرآن کریم ناظرہ پڑھنا نہ آتا ہو جس نے اپنے ظرف کے مطابق قرآن کریم کے معارف حاصل کرنے کی کوشش نہ کی ہو ۔"

(الفضل ۲۷ جولائی ۱۹۶۶ء)

امراء اور صدر صاحبان اس ہدایت کی تعمیل کر کے رپورٹ فرماتے رہیں ۔ اللہ تعالیٰ سب کی مساعی میں برکت ڈالے ۔ آمین

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن))

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

وقفِ جدید کے قیام کی غرض یہ ہے کہ وقف کی روح کے ساتھ بنی نوع انسان کی خدمت میں وسعت پیدا کی جائے

جماعت وقفِ جدید کے لئے قابل اور اہل افراد پیش کرے اور اسکے چندہ میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے

وقفِ جدید کے نئے سال کے آغاز کا اعلان

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۷ صلح ۱۳۵۱ ہش مطابق ۷ جنوری ۱۹۷۲ء بمقام مسجد مبارک ربوہ

مرتبہ:۔ مکرم یوسف سلیم صاحب ایم، اے انچارج شعبہ زود نویسی ربوہ

سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے یہ آیہ کریمہ بھی تلاوت فرمائی:۔

وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰنَا سُبُلَنَا ۚ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝ (ابراہیم: ۱۳)

اور پھر فرمایا:۔

اس آیہ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے

تین اصولی باتیں

بیان فرمائی ہیں پہلی بات یہ کہ عقلاً صرف ایسی ہستی پر توکل کیا جاسکتا ہے (کہ اس کے بغیر کوئی سہارا نہیں اور اس کی مدد سے کامیابی اور فلاح حاصل ہوگی اور عمل کے نتائج اچھے نکلیں گے) جو ہمیں عمل کی راہیں بھی بتائے یعنی وہ شروع سے ہماری اُنگلی پکڑے۔ فرمایا وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰنَا سُبُلَنَا اللہ تعالیٰ جس نے ہماری انگلی پکڑی اور ہمیں ہدایت کی راہ یعنی صراطِ مستقیم پہ چلایا اُس پر ہم کیسے توکل نہ کریں۔

دوسری بات اس آیت میں یہ بتائی کہ مخالف اور دشمن کی ایذا رسانی پر صبر اُسی صورت میں کیا جاسکتا ہے کہ جب انسان نے کسی قادر ہستی کی اُنگلی پکڑی ہوئی ہو۔ اگر کوئی [illegible] اعتماد بھروسہ ہی نہ ہو تو انسان بے صبرا ہو جائے گا۔ کیونکہ انتہائی دکھوں میں ڈالے جانے کے بعد انتہائی توکل وُہی انسان کر سکتا ہے (اور پھر توکل ہی کے نتیجہ میں صبر پیدا ہوتا ہے) جسے یہ معلوم ہو اور جس کا یہ یقین ہو کہ اللہ تعالیٰ ہی وہ ہستی ہے جس نے شروع ہی سے ہماری راہنمائی اور کامیابی کے سامان پیدا کر رکھے ہیں۔ ہماری استطاعت کے مطابق اور ہمارے ماحول کے لحاظ سے [illegible] کا تقاضا تھا اُسے سامنے رکھ کر اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے

ہدایت کے سامان

پیدا کر رکھے ہیں۔ اگر ہم اس کے بتائے ہوئے طریقوں پہ چلیں گے، اُس کی [illegible] عمل کریں گے، تو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ ہم ناکام ہوں۔

غرض جب انسان اس مقام پہ پہنچ جاتا ہے کہ اپنی کمزوری اور بے گناہ اور اپنی بے مائیگی کا احساس انتہاء تک پہنچتے ہوئے بھی [illegible] انتہائی قادر مطلق خدا پر اُس کا ایمان ہوتا ہے۔ اس کی [illegible] معرفت اُسے حاصل ہوتی ہے۔ پھر جب وہ خدا کے [illegible] ہوئے راستہ پر چلتا ہے تو غیر کی قائم کردہ روکیں اُسے ڈراتی نہیں۔ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا میں مومنوں کی یہی صفت بتائی گئی ہے۔

اس آیت میں تیسری بات وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ہے۔ اس میں یہ بات بتائی گئی ہے کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے نہ عقلاً، نہ فطرتاً، نہ شرعاً اور نہ مشاہدہ کے لحاظ سے کسی اور پر توکل ہو سکتا ہے۔ ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک ایک یہی صداقت ثابت ہوئی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی پر بھروسہ نہیں کیا جاسکتا۔ توکل اُسی پر کیا جاسکتا ہے۔ کیونکہ وُہی حقیقی سہارا ہے۔

پس وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ کی رُو سے جس آدمی نے توکل کرنا ہو خواہ وہ ایک فرد ہو یا قوم، جس کو بھی یہ احساس ہو کہ مَیں اپنے پاؤں پر کھڑا نہیں ہو سکتا۔ مجھے کسی سہارے کی ضرورت ہے۔ تو اس کی عقل بھی اُسے یہی مشورہ دے گی، اُس کی فطرت کا بھی یہی تقاضا ہوگا اور بنی نوع انسان کی تاریخ کا بھی یہی نتیجہ نکلے گا کہ ایک ہی ہستی ہے جس پر توکل کیا جاسکتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ ہے۔

ہم زندہ خدا کی

زندہ تجلّیات

کو دیکھنے والے اور اس یقین پر قائم ہیں کہ ہمیں بحیثیت جماعت اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے۔ جس طرح بحیثیت فرد اُس نے ہمیں پیدا کیا ہے اُسی طرح بحیثیت جماعت اُس نے ہمیں قائم کیا ہے اور جن اغراض کے لئے اُس نے ہمیں قائم کیا ہے اور جن راہوں پہ وہ ہمیں چلانا چاہتا تھا وہ قَدْ هَدٰنَا سُبُلَنَا کی رُو سے واضح ہیں۔ اُس نے ہمیں اپنے راستے دکھائے ہیں۔

انسانی فطرت کے نئے تقاضے ہوتے ہیں۔ البتہ فطرت کے نئے تقاضے کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ انسانی فطرت ہی بدل گئی بلکہ مطلب یہ ہے کہ انسان کی فطرت میں جو کچھ رکھا گیا تھا، اس کا استعمال بدل گیا کیونکہ انسان کی فطرت میں تھا دوسرے آدمی سے ہمدردی کرنا اور اس کے دکھوں کا مداوا کرنا۔ اگر دنیا کے دکھ بدل جائیں تو گویا فطرت کے تقاضے بھی بدل گئے۔ پھر ایک نئے طریقے پر نئے دکھوں کا نیا علاج سوچنا پڑے گا۔

پھر وقت کا تقاضا ہے۔ بدلے ہوئے حالات میں ہماری قربانیاں اور ہمارے خدمت کے طریق بدل جاتے ہیں۔ نہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو اور اپنی محبوب جماعتوں کو نئی راہیں بتاتا ہے اور انہیں نئے طریقے سکھاتا ہے۔ نئے نئے طریقوں سے انہیں ترقی پر ترقی دیتا چلا جاتا ہے۔
چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی ایک طریقہ یا ایک سبیل یا ایک راہ یا ایک صراط مستقیم

"وقفِ جدید"

کی شکل میں ہمارے سامنے رکھی ہے اور وقف جدید کی روح یہ ہے کہ وقف کی روح کے ساتھ بنی نوع انسان کی خدمت میں وسعت پیدا کی جائے۔ چنانچہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دراصل یہی منشا تھا۔ کیونکہ اس سے پہلے جماعتی نظام تو موجود تھا۔ تحریک جدید بھی قائم تھی اور وہ اپنے کاموں میں لگی ہوئی تھی۔ جماعت کی ہر ایک تنظیم کا اپنا انتظام تھا اور وہ اپنے کام میں لگی ہوئی تھی۔ لیکن میں نے جہاں تک غور کیا اور میں سمجھتا ہوں یہ میرا اپنا تجربہ اور استدلال ہے کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک طرف تو یہ بات تھی کہ تحریک جدید کا اپنا ایک طریق متعین ہو گیا ہے اور تحریک جدید کے کام کا تقاضا یہ ہے کہ بہت سے عالم ہوں (خدا کرے کہ ہمیں ایسے عالم ملیں اور ہمیشہ ملتے رہیں) کیونکہ انہیں باہر بھی جانا پڑتا ہے۔ جہاں انہیں بڑے بڑے پادریوں سے جو اپنے آپ کو دنیا کا معلم سمجھتے ہیں۔ خواہ وہ معلم ہوں یا نہ ہوں۔ بہرحال وہ اپنے آپ کو دنیا کا معلم سمجھتے ہیں ان کے ساتھ باتیں کرنی پڑتی ہیں۔
اس غرض کے لئے جامعہ احمدیہ قائم ہے۔

جامعہ احمدیہ

کو بھی اپنی ترقی کے لئے سوچنا چاہیئے اور بہتری کے لئے سامان کرنا چاہیئے۔ جامعہ احمدیہ سے شاہد کرنے کے بعد پھر ہم ان کو انگریزی کورس کرواتے ہیں۔ پھر بعض کو زبانیں سکھاتے ہیں۔ اس کے اوپر بڑا خرچ آتا ہے۔ ہمیں اس وقت جتنی ضرورت ہے اس کے مطابق ہمارے پاس وسائل نہیں۔ ہمارے پاس اتنے پیسے نہیں ہیں۔ حالانکہ کام بڑھ گیا ہے۔
مبلغین کے علاوہ ہمارے پاس پاکستان میں جو شاہد اور معلم ہیں جو ہر انسان اصلاح کرنے والے ہیں وہ بھی اسی طرح بڑے پایہ کے ہونے چاہئیں۔ یہ سارے اس پایہ کے نہیں جس پایہ کے ان کو ہونا چاہیئے۔ اس لئے انہیں یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ اعلیٰ پایہ کے مربیان و معلمین بن جائیں اور وہ بن سکتے ہیں۔ اگرچہ جامعہ احمدیہ کی پڑھائی کے نتیجہ میں تو نہیں بنے۔ لیکن وہ اپنی دعاؤں کے نتیجہ میں پایہ کے مبلغ ضرور بن سکتے ہیں۔ کیونکہ دعاؤں کے نتیجہ میں اگر ہر چیز حسب منشاء بن سکتی ہے تو اس لحاظ سے ہر شخص پایہ کا مبلغ بھی بن سکتا ہے۔ جو شخص خدا تعالیٰ سے پیار کا تعلق پیدا کرے گا اور دعائیں کرے گا تو خدا تعالیٰ خود اسے سکھائے گا اور اس کا معلم بنے گا۔
پس جہاں انتظامیہ کو اس طرف توجہ دینی چاہیئے۔ وہاں ہر شاہد کو بھی اپنی ذات کی اصلاح کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ ورنہ اگر دوسرے عربیک ٹیچرز کی طرح زندگی گذارنی ہے۔ (میں شاہدین سے کہہ رہا ہوں) تو پھر آپ نے کیا زندگی گذاری۔ اگر آپ نے سکولوں کے عام عربی معلم اور مدرس کی طرح زندگی گذاری تو پھر آپ نے یہ تو بڑا ظلم کیا۔ اس معلم کو تو علم ہی نہیں کہ وہ

خدا کا پیار

کس طرح حاصل کر سکتا ہے اور کتنا حاصل کر سکتا ہے۔
پس شاہدین کو یہ علم ہوتے ہوئے اور دوسروں کو دیکھتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کتنا پیار کرنے والا ہے اور یہ کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کر سکتے ہیں۔ پھر بھی وہ اللہ تعالیٰ کے پیار سے محروم رہیں تو میرے نزدیک اس سے زیادہ بدقسمتی اور کوئی نہیں ہو سکتی۔
بہرحال جامعہ احمدیہ پر بھی بڑے پیسے خرچ کرنے پڑتے ہیں۔ میٹرک پاس طلباء لیتے ہیں اور پھر ان کو آگے پڑھاتے ہیں۔ پھر جس طرح ہر زندہ اور ہرے بھرے درخت کی ٹہنیاں سوکھ جاتی ہیں۔ اسی طرح شاہدین میں سے بھی کچھ کاٹنے پڑتے ہیں۔ ہر سال کچھ چھانٹی کرنی پڑتی ہے۔ نتیجہ بہت تھوڑا نکلتا ہے۔ خرچ بڑا ہوتا ہے۔

ہمارے وسائل

محدود تھے اور جو مبلغین ہم تیار کر رہے تھے۔ ان پر فی کس خرچ بہت زیادہ تھا لیکن یہ کام اپنی ضرورت کے لحاظ سے بڑا اہم ہے۔ اس لئے اسے جاری رکھنا ضروری تھا۔
پس ایک طرف یہ چیز تھی اور دوسری طرف وسعت پیدا کرنی تھی۔ اب میں سوچتا ہوں کہ جس طرح میرے دماغ میں آیا ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے دماغ میں بھی یہی بات آئی تھی کہ

وقت آگیا ہے

کہ ہم اپنے کام میں وسعت پیدا کریں۔ اور وسعت پیدا کریں۔ ان لوگوں کے ذریعہ جو تھوڑا گزارہ لیں اور وقف کی روح کے ساتھ آئیں۔ چنانچہ آپ نے ایک خطبہ میں ہزاروں کی سکیم بتادی۔ آپ نے اپنی خواہش کا اظہار کر دیا۔ اب وہ بیس سال کے بعد پوری ہوتی ہے یا پچاس سال کے بعد پوری ہوتی ہے۔ یہ ایک علیحدہ بات ہے لیکن آپ نے اپنی ایک خواہش کا اظہار کر دیا کہ ۲۷ لاکھ روپے آمد ہو سکتی ہے اور اس کے مطابق ساٹھ روپے ماہوار پر کئی ہزار آدمی رکھے جا سکتے ہیں۔ ویسے اب تو حالات بدل گئے ہیں۔ میرے خیال میں اب ساٹھ روپے کی بجائے نوّے روپے دیئے جا رہے ہیں۔ بایں ہمہ آدمی کم آ رہے ہیں۔
انسان سوچتا ہے تو اور فکر و تدبر کرنے والا انسان بالعموم

ایک منصوبہ

بناتا ہے کہ اگر وہ اس طرح کام کرے تو اپنے وسائل سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ مگر وقفِ جدید کے کام کے لحاظ سے جماعت کو اس طرف توجہ نہیں۔ کچھ تو توجہ ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ بالکل توجہ نہیں ہے۔ لیکن میں یہ ضرور کہوں گا کہ جتنی اس حصے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے تھی اس کا دسواں حصہ توجہ ہے نوے فیصد توجہ نہیں ہے۔
معلمین اصلاح و ارشاد جماعتی تنظیم کے ماتحت کام کر رہے ہیں۔ ان سے زیادہ پڑھے لکھے شاہدین بھی کام کر رہے ہیں۔ مگر پچاس ساٹھ شاہدین کے علاوہ صرف ساٹھ ستر نیم پڑھے معلمین وقفِ جدید رکھنے سے کیا فائدہ ہے کیونکہ جو اصل غرض تھی وہ تو ان کے ذریعہ پوری نہیں ہوئی۔ اصل تخیل تو یہ تھا کہ کام میں یکدم وسعت پیدا کرو۔ آپ جو معلم لیتے ہیں وہ آٹھویں جماعت تک پڑھے ہوتے ہیں۔ انہیں ایک سال کا یہاں کورس کراتے ہیں۔ ان کی حالت تو پتلی سی شاخ کے مانند ہے جس طرح آم کی ٹہنی جب نکلتی ہے تو بڑی کمزور ہوتی ہے۔ تاہم بیج لگانا ہمارا مقصد ہے۔ تنا تو بعد میں بنے گا پھل تو بعد میں آئیں گے لیکن آپ نے تو وہ بیج بھی نہیں لگایا۔ ستر اسّی کے اوپر آکر ٹھہر گئے۔ ستر اسّی معلمین وقفِ جدید کی تعداد اس وسیع منصوبے کے لحاظ سے جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے بنایا تھا۔ ایک ضلع کے لئے بھی کافی نہیں ہے ایک تحصیل کے لئے شاید کافی ہو۔ وہ بھی شاید ہی ایسا ہو تاہم ہم سمجھتے ہیں کہ ایک تحصیل کے لئے کافی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ جو موجودہ کوشش اور جدوجہد اور منصوبہ ہے۔ اس میں اگر ہم

مغربی پاکستان

ہی کو لے لیں۔ کیونکہ اس وقت مشرقی پاکستان میں ہم نہیں جا سکتے۔ (ہم نے مسلم بنگال کو نہ ذہنی لحاظ سے چھوڑا ہے اور نہ عملی لحاظ سے) لیکن موجودہ حالات ایسے رونما ہوئے ہیں کہ ہم وہاں جا نہیں سکتے اس لئے اگر ہم وقتی طور پر مغربی پاکستان ہی کو لے لیں تب بھی اس سے ۱۵۲ گنا زیادہ ہماری کوشش ہونی چاہیئے تھی۔ کیونکہ

پاکستان

کے اس مغربی حصے کی کم و بیش ۱۵۲ تحصیلیں ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے اپنے کام کا ایک فی صد بھی نہیں کیا۔ بلکہ ہم نے اپنا کام .۶ فی صد کیا ہے یہ تو کوئی کام نہ ہوا۔
جماعت کو اس وقت میں دو باتوں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اس اعلان کے بعد کہ یکم جنوری سے وقفِ جدید کا نیا سال شروع ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق دے اور ہمارے عمل میں برکت ڈالے۔
جیسا کہ میں نے ابھی کہا ہے اس

اعلان کے بعد

میں جماعت کو دو باتوں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ ایک یہ کہ وقفِ جدید کے لئے جماعت زیادہ آدمی دے اور اسے جماعت محض وعظ تصور نہ کرے۔ بلکہ وہ ایک سکیم بنائے کہ ہر سال موجودہ معلمین کا دس یا بیس فی صد دے گی۔ مثلاً اگر فرض کرو اس وقت اسّی معلمین وقفِ جدید ہوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو جماعت ہر سال آٹھ مزید دے گی۔ یہ میں نہیں کہہ رہا کہ جماعت دس فی صد دے یہ تو جو منصوبہ بندی کمیٹی ہے وہ سوچے گی لیکن میں مثال دے رہا ہوں۔ شاید اس سے کوئی غلط فہمی پیدا ہو جائے چلیں بیس فی صد کر دیتے ہیں۔ چنانچہ اس لحاظ سے موجودہ اسی معلمین کی تعداد پر بیس فیصد کے حساب سے سولہ مزید دینے پڑیں گے۔ پھر اگلے سال ۹۶ کا بیس فیصد ہوگا اور پھر اس سے اگلے سال ۱۱۰ کا بیس فیصد ہوگا اور پھر اسی طرح تعداد بڑھتی چلی جائیگی تب آپ کام کر سکتے ہیں لیکن اگر آپ کھڑے رہیں تو پھر کام نہیں کر سکتے۔ اس نسبت سے آپکے بڑھنے کی نسبت بھی کم ہے لیکن اگر آپ بیس کی بجائے تیس یا چالیس فی صد کر دیں تو پھر ٹھیک ہے۔ اگر آپ دُگنا کرتے جائیں تو پھر یہ بہت ہی اچھا ہے۔ اس طرح تو پھر ہم دس سال میں اپنا مقصد حاصل کر لیں گے یعنی ۸۰ سے ۱۶۰ اور اس سے اگلے سال ۳۲۰ اور پھر اس سے اگلے سال ۶۴۰ اور پھر اس سے اگلے سال ۱۲۸۰ علیٰ ھذا القیاس اس طرح ہم بڑی جلدی آگے نکل جائیں گے یہ تو (ا) (یعنی وہ پہلی بات) ہے جو میں جماعت سے کہنا چاہتا ہوں

(ب) یہ ہے کہ آپ جو آدمی دیں اُن میں کچھ صلاحیت ہونی چاہیئے۔ اس وقت معلمین کا ایک حصہ ایسا ہے (سب کے متعلق تو میں یہ نہیں کہتا لیکن ایک حصہ ضرور ایسا ہے) جو یہ سمجھتا ہے کہ ہماری کہیں اور جگہ کھپت نہیں ہو سکتی اسواسطے یہاں آجاؤ۔ اگر اس طرح کے آدمی آئیں تو ہمارا کام کیسے ہوگا۔ ہم نے ان سے کام تو یہ لینا ہے کہ جب کسی کو کہیں سے بھی کامیابی نصیب نہ ہو تو وہ ان سے حاصل کر لے۔ لیکن وہ آدمی جو اس ذہنیت سے آیا ہے کہ اس کی کہیں کھپت نہیں ہو سکتی اس لئے وہ یہاں آجائے۔ اُس نے کام کیا کرنا ہے۔ وہ آدمی جو ساری دنیا کی ناکامیاں دیکھ کر آتا ہے وہ

دُنیا کی ھدایت

کا سامان کیسے پیدا کر سکتا ہے۔ یہ ایک سرے پر ہے اور جس کی اس نے ہدایت کرنی ہے وہ دوسرے سرے پر ہے یا مجھے یوں کہنا چاہیئے کہ یہ بائیں سرے پر ہے اور دوسرے آدمی کی ضرورت دائیں سرے پر ہے یعنی دو چیزوں میں جو زیادہ سے زیادہ بُعد ہو سکتا ہے وہ ان میں پایا جاتا ہے۔

پس جماعت سے میں یہ کہتا ہوں کہ جو آدمی وقفِ جدید کے لئے دیں وہ قابل اور اہل ہونا چاہیئے اور پھر جب آدمی دیں تو اُن کو خرچ بھی دیں۔ جتنے زیادہ آدمی دیں گے اُن پر اتنا زیادہ خرچ بھی آئے گا۔ اس کے مطابق آپ کو چندہ دینا چاہیئے

اب پچھلے سال وقفِ جدید کا دو لاکھ چالیس ہزار روپے کا بجٹ تھا اور دسمبر کے آخر تک ایک لاکھ بہتر ہزار روپے آمد ہوئی ہے اور اب نیا سال شروع ہو گیا ہے۔ گذشتہ سال جو کام آپ نے اپنے لئے تجویز کئے تھے آپ اُن کو پورا نہیں کر سکے وقفِ جدید کے متعلق منصوبہ بنانے والے دماغ "میں جو کام تھا وہ تو یہ نہیں تھا وہ تو اس سے کہیں زیادہ کام تھا۔

پس وہ

پیارا وجود

جس کے ساتھ آپ کو پیار اور عشق کا دعویٰ ہے اُس نے آپ کو جو کام دیا تھا اُس سے کہیں تھوڑے کام کا آپ نے منصوبہ بنایا اور وہ بھی پورا نہیں کیا۔ یہ تو بڑے شرم کی بات ہے اسلئے جماعت کو اس طرف توجہ دینی چاہیئے۔

دوسری طرف میں یہ بھی کہتا ہوں کہ جو ہمارا وقفِ جدید کا دفتر ہے اسکو اپنا حساب درست کرنا چاہیئے۔ گذشتہ دو چار دن میں ہی میرے علم میں یہ بات آئی ہے کہ جو رقمیں وصول ہو چکی ہیں اُن کا بھی ٹھیک طرح حساب نہیں رکھا گیا (پیسوں کا ضیاع تو نہیں ہوا) لیکن اگر ایک شخص تین مہینے کے بعد اپنا چندہ دے دیتا ہے اور اپنا وعدہ پورا کر دیتا ہے اور آپ چھ مہینے کے بعد اُسے کہیں کہ تم نے کبھی چندہ نہیں دیا۔ تو آپ نے اس کا وقت ضائع کیا۔ آپ کو یہ کس نے حق دیا ہے؟ پس میں دفتر سے کہتا ہوں کہ آپ مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی طرف منسوب ہونیوالوں کا وقت ضائع نہ کریں یہ سُننے کے بعد اور اس بات کو تقریروں میں دُھرانے کے بعد کہ آپؑ کے متعلق یہ کہا گیا ہے

اَنْتَ الشَّیْخُ الْمَسِیْحُ الَّذِیْ لَا یُضَاعُ وَقْتُہٗ (تذکرہ ص ۲۵۹)

کہ تیرا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔۔ آپ خود اس مسیح کی طرف منسوب ہونے والوں کا وقت ضائع کر رہے ہیں اور اُن کو پریشانی میں ڈال رہے ہیں۔ اس لئے اپنے گھر کو درست کریں اور اس کی صفائی کریں اور اہلیت کو بڑھائیں۔ مرکزی دفتر کو کسی ایک آدمی کے لئے بھی پریشانی کا موجب نہیں ہونا چاہیئے۔

وقفِ جدید والوں نے رسالے اور کچھ کتب اور پمفلٹ وغیرہ شائع کرنے کی بھی ایک سکیم بنائی ہوئی ہے اور غالباً وہ اس سلسلہ میں کچھ کام بھی کرتے ہیں۔ لیکن وہ تسلی بخش نہیں ہے۔ دراصل کسی کا کام بھی تسلی بخش نہیں ہے۔ اس وقت مجھے سب سے زیادہ پریشانی اس سلسلہ میں یہ ہے کہ ہم کتب وغیرہ شائع تو کر دیتے ہیں مگر ان کی تقسیم کا کوئی معقول اور مناسب اور حسبِ ضرورت انتظام نہیں ہے۔

تاہم اس کام کے لئے تو میں شاید ایک کمیٹی بناؤں۔ ہماری اس وقت جو مختلف انجمنیں ہیں۔ وہ کمیٹی اُن کے متعلق غور کرے گی۔ لیکن اس کی طرف فوری توجہ کرنے کی ضرورت ہے اور فوری سے میری مراد یہ ہے کہ ایک مہینے کے اندر اندر ہماری آبادی کے ایک فی صد کے ساتھ ہمارا تعلق قائم ہو جائے۔ شاید آپ حیران ہوں کہ اتنی معمولی سی سکیم کیوں بنا دی۔

دراصل میں یہ چاہتا ہوں کہ چھ لاکھ ایسے بھائیوں کے ساتھ ہمارا تعلق پیدا ہو جائے کہ جب اور جو چیز ہم ان تک پہنچانا چاہیں وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اُن تک پہنچ جائے۔ آپ یہ سُنکر حیران ہوں گے کہ ہم اس وقت چھ لاکھ تو کجا چھ ہزار تک بھی اپنی بات ایک ہفتہ کے اندر اندر نہیں پہنچا سکتے اور یہ بڑی خامی ہے۔ اس طرف پہلے کسی نے توجہ نہیں کی۔

ہمارے جو مبلغ ہیں اُن کا یہ حال ہے کہ دیر کی بات ہے

خلافت سے پہلے

میں ایک دفعہ مری گیا۔ حضرت صاحب کے نام خیبر لاج الاٹ ہوئی ہوئی ہے۔ اس کا جھگڑا چل رہا ہے ابھی اس کا فیصلہ نہیں ہوا۔ جو فیصلہ ہو گا ٹھیک ہو گا۔ وہ ہمیں ملے یا نہ ملے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ بہرحال وہ اُس وقت بھی ہمارے پاس تھی اور وہاں ہمارے مربی صاحب رہ رہے تھے کیونکہ وہ خالی پڑی ہوئی تھی۔ ہم یعنی حضرت صاحب کے بچوں میں سے بہت سارے وہاں جانا چاہتے تھے یا شاید حضرت صاحب خود تشریف لے جانے والے تھے یہ تفصیل مجھے یاد نہیں رہی۔ چنانچہ اس کو خالی کروانے کے لئے جب میں وہاں گیا تو میں نے دیکھا کہ ایک کمرہ قریباً چھت تک بھرا ہوا تھا اُن کتب اور رسائل سے جو پچھلے چار پانچ سال سے اصلاح و ارشاد والے اس مبلغ کو تقسیم کرنے کے لئے بھجواتے رہے تھے۔ یہ دیکھکر میرے ہوش گم ہو گئے کہ اتنا ظلم! ہماری ایک غریب جماعت ہے۔ پھر اس پر ظلم یہ کہ ہم سے سستیاں، غفلتیں اور گناہ ہو جاتے ہیں۔ جتنا ہم شائع کرنا چاہتے تھے وہ بھی نہیں شائع ہوا اور جو شائع ہوا ہے اس کا یہ حشر کہ کئی سالوں کا اکٹھا کیا ہوا لٹریچر جس کو اٹھانا مشکل ہو گیا۔ پس ہمیں اس طرف فوری توجہ کرنی چاہیئے۔

اب مثلاً ہم ایک رسالہ شائع کرنا چاہتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت اور عشق حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ۔ چنانچہ قاضی محمد نذیر صاحب یا عبدالمالک خاں صاحب میرے پاس بڑے فخر سے یہ رپورٹ کر دیں گے کہ انہوں نے پانچ ہزار کی تعداد میں شائع کر دیا ہے۔ اوّل تو یہ ہے کہ ۱۲ کروڑ آبادی کے ملک میں پانچ ہزار کی تعداد میں شائع کر دینا تو ویسے ہی

بڑے شرم کی بات

ہے اور دوم اس سے بھی بڑے شرم کی بات یہ ہے کہ پانچ ہزار جو شائع کیا اس میں سے پانچ صد تقسیم ہوا اور باقی چار ہزار پانچ صد اصلاح و ارشاد کے گودام میں یا مبلغین کے چوکھٹوں کے پاس پڑا ہوا ہے۔ ہمارا اسطرح تو کام نہیں چلے گا۔ یہ تو کوئی کام نہیں کہ ۱۲ کروڑ کی آبادی کے ملک میں پانچ ہزار کی تعداد میں شائع ہونے والی کتاب صرف پانچ صد کی تعداد میں تقسیم ہو۔ کیا ہم اپنی عزت کے لئے زندہ ہیں؟ کیا ہم اس لئے زندہ ہیں کہ ساری دُنیا کی دولتیں ہمارے قدموں میں آکر جمع ہو جائیں۔ اگر یہ نہیں اور یقیناً نہیں کیونکہ ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ ہماری پائی پائی دُنیا کے قدموں میں جا کر پڑ جائے اور لوگوں کے فائدہ کا موجب بنے تو پھر دنیا کی بھلائی کے لئے تم سے جو کچھ ہو سکتا ہے وہ تم کرو ورنہ تم اپنے رب کو کیا منہ دکھاؤ گے؟

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داریوں کے نباہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرض اٹھرا کا شافی علاج حبوب مفید اٹھرا چھ صد گولیاں ۲۰ روپے ناصر دواخانہ ربوہ فون نمبر ۶۳۴ گول کچہری بازار لائلپور فون نمبر ۲۰۵۴

ماہنامہ الفرقان

کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی تحریک:-

"رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابل قدر رسالہ ہے اور اس قابل ہے کہ اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو کیونکہ اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں اور قرآن کے محاسن پر بہت عمدہ طریق پر بحث کی جاتی ہے ... پس مخیر اور مستطیع احمدی احباب کو یہ رسالہ نہ صرف زیادہ سے زیادہ تعداد میں خود خریدنا چاہیئے بلکہ اپنی طرف سے نیک دل اور سچائی کی تڑپ رکھنے والے غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب کے نام بھی جاری کرانا چاہیئے" سالانہ چندہ: سات روپے

مینیجر ماہنامہ الفرقان ربوہ

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کے لئے سونے کے

جڑاؤ و سادہ سیٹ

چاندی کے خوشنما برتن - ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائد اعظم لاہور - فون نمبر ۵۲۶۲۳

حب اٹھرا رجسٹرڈ

مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا

مکمل کورس گیارہ تولہ ۲۰ روپے

فی تولہ ۲ روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ فون نمبر ۴۸۴

بالمقابل ایوان محمود - ربوہ

ہر قسم کا سامان سائنس واجبی نرخوں پر خریدنے کے لئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور فون نمبر ۶۴۵۰۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلمات طیبات

ملفوظات

مکمل سیٹ ۱۰ جلدوں میں

ہدیہ: ۹۰ روپے

علاوہ محصول ڈاک

نوٹ: جلد اول اس وقت سٹاک سے ختم ہے باقی ۹ جلدوں کا رعایتی قیمت ۸۰/- روپے ہے

الناشر: الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ فون ۴۸۱

یک روزہ چوزے بچھیاں چوزے، لیور کی خوراک ٹیکے ملنے کا پتہ

خلیل پولٹری فارم ربوہ

ریٹ

یک روزہ بچھیاں انڈے فی صد حسن کر ۳۰۰ روپے سینکڑہ

۳ فی صد زائد ۱۰۰۰ یا زائد خریدار کو ۱۰ فی صد زائد

یک روزہ مرغ ۵۰ روپے سینکڑہ (مینیجر)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ

تحریک جدید ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں۔ سالانہ چندہ دو روپے

(مینیجنگ ایڈیٹر)

ہر گھر میں ہر وقت رکھنے کی دوا

پیٹ کی تمام بیماریوں کا

ہاضمون شرطیہ شافی علاج

قیمت فی شیشی نصف پاؤ ۲ روپے

تیار کردہ نصرت دواخانہ ہاضمون رجسٹرڈ ربوہ

بالمقابل ایوان محمود

نیلام عام

برآمدگی ٹیکس روڑی بجری وغیرہ بلدیہ ربوہ

بلدیہ ربوہ اپنا برآمدگی ٹیکس روڑی بجری وغیرہ بلدیہ از یکم مارچ ۱۹۷۲ء تا ۳۰ رجون برائے چار ماہ مورخہ ۱۴/۲ بوقت چار بجے بعد دوپہر بمقام ٹاؤن ہال ربوہ نیلام عام میں ٹھیکہ پر دے رہی ہے خواہش مند حضرات کے لئے نادر موقع ہے شرائط نیلام دوران اوقات کار دفتر بلدیہ سے ملاحظہ کی جا سکتی ہیں

المشتہر چوہدری امتیاز احمد ساہی پی سی ایس اسسٹنٹ کمشنر ایڈمنسٹریٹر بلدیہ ربوہ ضلع جھنگ

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم شاہد خلیل صاحب لیکچرار گورنمنٹ کالج تلہ گنگ کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری محمد طفیل صاحب ناز ایم اے کا پوتا اور مکرم چوہدری محمد حسین صاحب باجوہ سٹیشن ماسٹر کا نواسہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک خادم دین اور لمبی عمر والا بنائے۔

(خاکسار وحید احمد جنجوعہ ربوہ)

پروگرام سروس یونائیٹڈ ٹرانسپورٹ سروس سرگودہا

روانگی از سرگودہا		روانگی از لاہور	
(۱) ۳-۳۰ صبح	(۱۹) ۱۱-۱۰	(۱) ۲-۴۰ صبح	(۱۹) ۱۱-۱۰
(۲) ۳-۵۵	(۲۰) ۱۱-۳۵	(۲) ۲-۵۰	(۲۰) ۱۱-۴۰
(۳) ۴-۲۰	(۲۱) ۱۱-۵۰	(۳) ۳-۰۰	(۲۱) ۱۲-۳۰
(۴) ۴-۴۵	(۲۲) ۱۲-۱۵	(۴) ۴-۱۰	(۲۲) ۱۳-۳۰
(۵) ۵-۱۰	(۲۳) ۱۲-۴۰	(۵) ۳-۴۰	(۲۳) ۱۳-۴۰
(۶) ۵-۳۵	(۲۴) ۱۳-۰۵	(۶) ۳-۵۵	(۲۴) ۱۴-۳۰
(۷) ۶-۰۰	(۲۵) ۱۳-۳۰	(۷) ۴-۵۵	(۲۵) ۱۵-۰۰
(۸) ۶-۲۵	(۲۶) ۱۴-۲۰	(۸) ۵-۰۰	(۲۶) ۱۵-۱۰
(۹) ۶-۵۰	(۲۷) ۱۴-۴۵	(۹) ۵-۳۰	(۲۷) ۱۶-۰۰
(۱۰) ۷-۱۵	(۲۸) ۱۵-۱۰	(۱۰) ۵-۴۰	(۲۸) ۱۶-۱۰
(۱۱) ۷-۴۰	(۲۹) ۱۵-۳۵	(۱۱) ۵-۵۰	(۲۹) ۱۶-۲۰
(۱۲) ۸-۰۵	(۳۰) ۱۶-۰۰	(۱۲) ۶-۰۰	(۳۰) ۱۷-۰۰
(۱۳) ۸-۳۰	(۳۱) ۱۶-۲۰	(۱۳) ۷-۰۰	(۳۱) ۱۷-۴۰
(۱۴) ۸-۵۵	(۳۲) ۱۷-۱۵	(۱۴) ۸-۱۰	(۳۲) ۱۷-۵۰
(۱۵) ۹-۲۰	(۳۳) ۱۸-۰۰	(۱۵) ۸-۱۰	(۳۳) ۱۸-۳۰
(۱۶) ۹-۴۵	(۳۴) ۱۹-۰۰	(۱۶) ۹-۰۰	(۳۴) ۱۹-۰۵
(۱۷) ۱۰-۱۰	—	(۱۷) ۹-۱۰	(۳۵) ۱۹-۳۰
(۱۸) ۱۰-۳۵	—	(۱۸) ۱۰-۳۰ رات	

(جنرل منیجر)

بل ماہ جنوری سنہ ۱۹۷۲ء

بل ماہ جنوری ۱۹۷۲ء ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں مہربانی فرما کر ان بلوں کی ادائیگی ہر حالت میں ۱۰ فروری تک فرمائیں۔ (مینیجر الفضل)

ھوالشافی

حیوانات کا مہلک

اپھارہ

اکسیر

کے ایک پیکٹ سے منٹوں میں غائب۔ غیر مفید ہو تو واپسی قیمت کی رعایت فی پیکٹ ایک روپیہ درجن یا زیادہ پر ۲۵ کمیشن دو درجن یا زیادہ پر خرچ ڈاک (۵/-) بذمہ کمپنی تفصیلی لٹریچر مفت

کیور رٹ میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۲۵ کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائد اعظم لاہور

ڈاکٹر احمد ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ۔ فون نمبر ۲۶

درخواست دعا: میرا لڑکا شوکت حسین (فوجی) ۱۶ دسمبر سے مشرقی پاکستان میں لاپتہ ہے۔ تا حال کوئی پتہ نہیں چلا جملہ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے بخیریت واپس لا دے آمین (حوالدار محمد شفیع لائل پور)

جرمولین نئی اور پرانی خارش داد چنبل۔ کیل۔ چھائیوں اور جملہ جلدی امراض کیلئے زود اثر مرہم قیمت ایک روپیہ حمیدیہ دواخانہ عبداللہ پور لائلپور فون ۶۹۰۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اور اہم جماعتی خبروں کا خلاصہ

از ۲۷ صلح تا ۵ تبلیغ ۱۳۵۱ ہش (۲۷ جنوری تا ۵ فروری ۱۹۷۲ء)

۱۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بالعموم اچھی رہی۔ الحمدللہ۔ البتہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت چند دن درد گردہ اور بخار کی وجہ سے ناساز رہی اب نسبتاً بفضلہ آرام ہے مگر کمزوری تا حال بہت ہے۔

احباب حضور کی صحت و عافیت کے لئے اور حضرت بیگم صاحبہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرماویں۔

۲۔ ۲۷ جنوری بروز جمعرات عیدالاضحیہ کی مبارک تقریب اسلامی شعار کے مطابق پورے اہتمام کے ساتھ منائی گئی۔ اہل ربوہ نے مسجد مبارک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں نماز عید ادا کرنے کی سعادت حاصل کی جس کے بعد حضور نے ایک نہایت اہم اور بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا۔

ربوہ کے مقامی احباب (جن میں مرد عورتیں اور بچے سب شامل تھے) کے علاوہ بہت سے بیرونی مقامات مثلاً سرگودھا۔ لائل پور چنیوٹ احمد نگر اور لاہور سے بھی بہت سے احباب حضور کی اقتداء میں نماز عید ادا کرنے کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ پونے نو بجے صبح مسجد میں تشریف لائے۔ نماز عید کے بعد حضور نے جو بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا وہ اپنی اہمیت کے لحاظ سے ایک خاص خطبہ تھا۔ اس میں حضور نے هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝ (سورۃ الصف) اور لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا (بقرہ) کی آیات تلاوت کرنے کے بعد بتایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کے عالمگیر غلبہ کی بشارت دی تھی چونکہ حضور کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اس لئے حضور کو جو بشارتیں دی گئیں ان کا سلسلہ بھی قیامت تک چلتا چلا جائے گا ان میں سے بعض تو مخصوص وقت اور زمانہ سے تعلق رکھتی تھیں بعض مومنانہ ذمہ داریوں کو نبھانے کے ساتھ مشروط تھیں اور بعض ہر زمانہ میں پوری ہوتی چلی جاتی ہیں حضور نے بتایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اسلام کے عالمگیر غلبہ کی جو بشارت دی گئی تھی اس کا تعلق آپ کے عظیم روحانی فرزند حضرت مہدی معہود علیہ السلام کی بعثت کے ساتھ تھا۔ جس کے ذریعے اسلام کی نشأۃ ثانیہ مقدر تھی

حضور نے فرمایا عالمگیر غلبہ اسلام کے لئے تین چیزوں کی ضرورت پیش آتی ہے۔

(۱) علم اور سفر کی سہولتوں کے لحاظ سے ساری دنیا ایک برادری کی طرح ہو جائے

(۲) مذہبی تبادلہ خیالات کی ہر ممکن آسانی میسر ہو جو کتابوں اور لٹریچر کی وسیع اور بکثرت اشاعت سے تعلق رکھتی ہے

(۳) الٰہی تائیدات اور نشانات دنیا کے ہر حصہ میں ظاہر ہوں اور ساری دنیا کو ان کا علم ہو سکے

حضور نے فرمایا عالمگیر غلبۂ اسلام کے لئے اور وحدت اقوام عالم کے قیام کی خاطر یہ تینوں ذرائع اس زمانہ میں ہمیں حاصل ہیں۔ وحدت اقوامی کے انہی ذرائع کو بروئے کار لانے کے لئے ایک آلہ اور ذریعہ خدا تعالیٰ نے حج کو مقرر کیا ہے جب کہ ساری دنیا کے صاحب استطاعت مسلمان مکہ مکرمہ میں جمع ہوتے ہیں حج کو اللہ تعالیٰ نے چاند کی نویں تاریخ سے باندھ رکھا ہے اور اس کے لئے سوائے عرب کی مقدس سرزمین کے اور کسی علاقہ یا ملک کی رؤیت ہلال پر انحصار نہیں کیا جا سکتا۔

حضور نے فرمایا میرے دل میں یہ زبردست خواہش پیدا ہوئی ہے کہ چونکہ حج اور قربانی کا تعلق خاص طور پر مکہ معظمہ سے ہے جو کہ عالم اسلام کا ابدی مرکز ہے اور چونکہ ہماری عقل اور ہمارے دل قطعاً یہ پسند نہیں کر سکتے کہ مکہ میں قربانی بعد میں ہو اور ہم پہلے کر لیں اس لئے میں جسے خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے جماعت احمدیہ کا امام بنایا ہے یہ اعلان کرتا ہوں کہ آئندہ ساری دنیا کی تمام احمدی جماعتیں جہاں تک ممکن ہو سکے گا مکہ معظمہ کی عید کے ساتھ یہ عید منایا کریں گی لیکن چونکہ دن اور رات کا تعلق طلوع شمس سے ہے اور خدا نے قانون قدرت ایسا بنایا ہے کہ عملاً ہم ہر جگہ ایک ہی وقت میں عید نہیں منا سکتے اس لئے ہم مکہ معظمہ کی رؤیت ہلال کو بنیاد بنا کر اور مختلف ممالک میں طلوع شمس کے فرق کو ملحوظ رکھ کر آئندہ یہ کوشش کیا کریں گے کہ ہماری قربانی اور ہماری عید اس دن اور اس وقت سے قریب ترین ہو جب کہ مکہ معظمہ میں قربانی ہوتی ہے اور عید منائی جاتی ہے تاکہ وحدت اسلامی کے قیام کا ہم عملاً ایک مظاہرہ کر سکیں۔ حضور نے فرمایا اس سلسلہ میں ہم ان تمام شرائط کو پوری طرح ملحوظ رکھیں گے جو قانون شریعت نے عید کے سلسلے میں رؤیت ہلال کے لئے مقرر کئے ہیں۔

۳۔ ۲۸ صلح کو مسجد مبارک میں خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اور نماز پڑھائی۔

حضور نے خطبہ جمعہ میں قرآن مجید کی روشنی میں بتایا کہ گو اللہ تعالیٰ کسی پر اس کی طاقت اور دائرہ استعداد سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا لیکن اس کا دوسرا پہلو یہ بھی ہے کہ ہر فرد اور قوم کو اُس کے دائرہ استعداد کے مطابق جو طاقت اور صلاحیت دی گئی ہے جب تک اسے انتہا تک نہ پہنچایا جائے اس کا صحیح اجر اور نتیجہ ظاہر نہیں ہو سکتا اس لئے انفرادی طور پر اور اجتماعی لحاظ سے ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم اپنی اپنی استعداد کے مطابق انتہائی محنت کوشش اور جدوجہد سے کام لیں تاکہ اس کے مطابق اللہ تعالیٰ بھی ہمیں انتہائی انعامات اور اجر عطا فرمائے۔

۴۔ جماعت احمدیہ کے نامور اور بزرگ صحافی اور مشہور ادیب شاعر احمدیت محترم جناب شیخ روشن دین صاحب تنویر بی اے ایل ایل بی سابق ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربع صدی تک قلمی جہاد کی صف اوّل میں شامل ہو کر اسلام اور احمدیت کی کامیاب ترجمانی کرنے کے بعد ۲۷ صلح مطابق ۲۷ جنوری بروز جمعرات عیدالاضحیہ کے مبارک دن صبح ۲½ بجے مختصر علالت کے بعد قریباً ۸۰ برس کی عمر میں فضل عمر ہسپتال ربوہ میں انتقال فرما کر خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

۲۷ صلح کو قبل از نماز عصر آپ کا جنازہ آپ کے مکان واقع محلہ دارالرحمت وسطی سے اٹھایا گیا۔ بعد نماز عصر مسجد مبارک سے ملحقہ غربی میدان میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں بزرگان سلسلہ و احباب جماعت کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ بعد ازاں بوجہ موصی ہونے کے مقبرہ بہشتی ربوہ کے قطعہ خاص میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔ اس طرح حضرت سلطان القلم علیہ السلام کی جماعت کا وہ بہادر سپوت ہمیشہ کے لئے ہماری نظروں سے اوجھل ہو گیا جو کہ زندگی بھر قلمی جہاد کی صفِ اوّل میں شامل ہو کر اسلام اور احمدیت کی خدمت کے لئے سینہ سپر رہا۔

۵۔ محترم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب بنگالی انچارج احمدیہ مسلم مشن امریکہ جو دل کے عارضہ سے بیمار ہیں کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے کہ آپ تا حال ہسپتال میں زیر علاج ہیں طبیعت پہلے کی نسبت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے مجاہد بھائی کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

الفضل کی شرح چندہ

سالانہ قیمت	۳۰/۰۰ روپے
چھ ماہ	۱۶/۰۰ "
تین ماہ	۹/۰۰ "
خطبہ نمبر سالانہ	۱۰/۰۰ "
چھ ماہ	۶/۰۰ "

(مینیجر)

درخواست دعا

میری خوشدامن صاحبہ بعارضہ دل بیمار ہیں انہیں یونائیٹڈ کرسچین ہسپتال لاہور داخل کرایا گیا ہے احباب سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں

(بشیر احمد نظام کرشن نگر لاہور)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴